OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

سید ریجھ علی شاہ کی شاعری میں قرآنی آیات کے استعمال کا تجزیہ

Syed Resjh Ali Shah's Examination of Quranic Verses in His Poetry

Aftab Khatoon
Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. Girls Degree College Gambat
Sayed Munawar Ali Shah
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University, Khairpur
Masooma Danish
M.Phil Scholar & Subject Specialist, Islamiat, Govt. Girls School Thari Mirwah

Abstract

Syed Reejh Ali Shah stands out as one of Sindh's distinguished poets, embodying all the quintessential elements of poetic artistry within his works. His verses are not only profound but also meticulously crafted, often interwoven with Quranic excerpts. Shah's poetry conveys messages of peace, interlacing Prophetic teachings and Islamic narratives akin to precious pearls. Encountering Syed Reejh Ali Shah's compositions evokes a sensation akin to delving into the interpretations of the Holy Quran or its translations, fostering a profound sense of tranquility. Particularly, the younger generation is encouraged to explore his poetry to illuminate their paths. This article delves into an analysis of the Quranic verses elegantly embedded within Syed's poetic tapestry. Each verse is seamlessly

CC BY

integrated with its Arabic rendition, accompanied by translations in Urdu or Arabic, showcasing Shah's adeptness in Arabic, Urdu, and Sindhi languages.

Syed Reejh Ali Shah's persona and poetic legacy draw parallels with Shah Abdul Latif's essence and literary oeuvre/work, as both luminaries ardently strive to impart a unified message. Their writings intricately weave themes of monotheism, prophet hood, the poignant narrative of Karbala, and Quranic allusions. While Shah's poetry boasts multifaceted dimensions warranting discourse, this article meticulously scrutinizes the Quranic verses meticulously enshrined within his verses, focusing solely on those instances where Quranic references are intertwined".

Keywords: Embodying, Quintessential, Akin, Fostering, Legacy, Poignant

تمہید

اللہ تعالیٰ کی تعریف و تمہید کے لیے اسباب ضروری نہیں ہیں وہ تخلیقات کائنات کا مالک جس کی کتاب قرآن مجید ہمارے لیے افادیت ہی افادیت ہے۔ ممکن ہی نہیں اس کتاب کی کوئی اور کتاب برابری کر سکے۔ جیسا کہ قرآن ایک انمول کتاب ہے۔ کافی شعراء نے کلام اللہ کی آیات پر اشعار لکھے ہیں جن میں شاہ بھٹائی سچل سرمست کے نام شامل ہیں۔ اس تحقیقی مقالے میں سندھ کے مشہور شاعر سید ریجھ علی شاہ کا ذکر ہو گا۔ جنہوں نے اپنی شاعری میں قرآن پاک کی آیات کو بہت زیادہ اور احسن طریقے سے استعمال کیا ہے اور آیات قرآنی استعمال کرنے کا مقصد صرف تبلیغ دین ہے۔ کہیں صوفی بن کر کہیں قرآنی آیات و احادیث نبوی کا استعمال کر کے دین کی ترسیل و تبلیغ میں اپنا حصہ ڈالا گیا ہے۔ ایک تو سید کے احساسات دوسرا کلام اللہ کا امتیاز شاعری کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

سید ریجھ علی شاہ کی شخصیت

سندھ میں جیسا کہ سیدوں کو بہت عزت دی جاتی ہے۔ سید کی تعظیم ایسی ہوتی ہے کہ کہیں تو سید کے لیے احترام میں لوگ کھڑے بھی ہو جاتے ہیں۔ ضلع خیر پور میں تو ویسے بھی سید کی بہت عزت ہوتی ہے، سید گھرانوں کو سردار یا مرشد مانا جاتا ہے۔ ریجھ علی شاہ کی پیدائش بھی ایسے ہی گھرانے میں ہوئی۔

"سید ریجھ علی شاہ ا°یاری عرف (ریجھل شاہ) 14 جمادی الاول سن 1319 ھ مطابق سن 1901 ع ·اري سيد ·متن شاہ جي گھر ° کھ·ا شھر °پيدا ·يا"[1] "سيد ·متن شاہ کي بي فرزند ھئا. ھ° سيد سچي ·نو

شاھ، ٻيو ٻُل شاھ (ثاني)، ٽيون ريجھ علي شاھ (ثالث) جنھن جو ڪلام اسان جي مطالعي ھيٺ آھي ۽ ان جوئي ذڪر مقصود آھي". [2]

سید کی کلام میں دین سے محبت زیادہ نظر اتی ہے، حالانکہ عیش و عشرت والی زندگی میں رہے۔ پھر بھی غریبوں اور فقیروں کے ٹولے میں رہ کر فقیری رنگ میں رنگتے گئے۔ آپ نے باقاعدہ کوئی درسی تعلیم حاصل نہیں کی پھر بھی آپ کی لکھائی کا کیا کہنا۔ آپ کافی زبانوں کے ماہر تھے عربی کو بھی اچھے طریقے سے جانتے تھے تبھی تو آیات قرانی و احادیث کو شاعری میں احسن طریقے سے لایے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔

"سيد ريجھ علي شاھ پنھنجي وقت جو وڏو شاعر ھو. ٽن، چئن زبانن ۾ شاعري ڪيائون. سنڌي، سرائيڪي، اردو ۽ بلوچي." [3]

"سادي ۽ سادو کاڌو کائي، چادرن سان سجايل ھنڌ تي ويھڻ ۽ سمھڻ کان پاسو ڪري، ڪاري رنگ جو لباس پائي، ٽڪ ۽ ڪولابو پائي، ھٿ ۾ بيرا ۽ ڪٺوڪ لڪڻي ۽ ڪشتو وجھي ھلڻ، ھڪ درويش صفت انسان جو عمل دخل آھي. جنھن علم دخل سان سائين ريجھل شاھ پنھنجي ناني تائين نڀايو." [4]

سید کی طبیعت میں اچانک سے انتہائی سادگی آ گئی۔ ریشمی لباس چھوڑ کے کالا لباس الفی نما پہننے لگے۔ فقیروں جیسا حلیہ اپنایا۔ ہر وقت تبلیغ دین میں مصروف رہے۔ ریجھ علی شاہ اپنے کلام میں سرکیڈ ار و پر بہت کام کیا ہے۔ مقصدِ حسینؑ کو سید ریجھ علی شاہ کی حیات میں خاص مرتبہ حاصل تھا۔

"موجوده گادي نشين سائين سرڪار حسين شاھ ھڪ ھنڌ لکيو آھي ته سيد ريجھ علي شاھ جي زندگيءَ جو خاص پھلو صرف ۽ صرف تبليغ ھئي جنھن ۾ مقصدِ حسينؑ خاص پھلو جي حيثيت ۾ ھيو." [5]

حسینؑ سے اتنی مودّت کے عزاداری کے ایام میں وفات پائی، چہلم امام حسینؑ کا دن تھا۔ اپنے خاندان کو بھی وصیت کی کہ انسان ذات سے شفقت سے پیش آنا اور سادگی کبھی مت چھوڑنا۔ اتحاد بین المسلمین کو ہمیشہ اولین درجہ دینا اپنے مریدوں سے عزت سے پیش آنا۔

"اسان جي ھن شاعر ويھين صفر 1375ھ مطابق 1955ع ۾ ٽنڍ جي ڏينھن 4:35 منٽ تي شام جو چھلم واري ڏھاڙي ۾ ڳوٺ فيضل مھر (ڪھاڙي سائين ھتي اچي رھائش اختيار ڪئي ھئي) تعلقي ڪوٽڏيجي ضلعي خيرپور ميرس ۾ وفات ڪئي". [6] "ڪين سندن وصيت موجب گمبٽ اسٽيشن ۾ گمبٽ شھر جي وچ تي اسٽيشن روڊ واپاري زمين ۾ دفن ڪيو ويو". [7]

کلام قرآنی آیات

سید عشق حقیقی میں اتنے مبتلا تھے کہ یہ محبت اُن کی روح میں رچ گئی تھی۔ اللہ پاک کی وحدانیت کو دل میں بسا کہ ایک طویل سفر پر نکل چکے تھے۔ مظاہر کائنات دیکھتے اور خدا کی کبریائی کو اپنے کلام میں پروئے جاتے۔ کلام لکھنے کے لیے کوئی خاص وقت مختص نہیں ہوتا تھا۔ جب بھی ان کا موڈ بنتا تو عشقِ اللہ پاک میں غوتا لگائے جاتے۔ یہی کیفیت انتہائی عجیب سی کیفیت ہوتی خدا پاک کی وحدانیت کے بارے میں مثالی سورہ احد ہے جس کو پورا کے پورا ایک کلام میں سجایا گیا ہے۔ جس میں کچھ اس طرح بیان

کیا کہ جب یہ قافلہ شروع ہوا تو میں اکیلا تھا پھر جو وقت گزرتا گیا میری اوطاق یعنی سید کے قافلے میں کتنے ہی شامل ہوئے گئے۔ یہ قافلہ رکنے والا نہیں ہے۔

”روح ۾ ریجھل شاھ چوي، ھين وائی وات
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ [8] اھاس ناتيون ذات
ھيا ٺيٺان رات، پورا انھی ءَ پيرتي.
پورا انھي ءَ پيرتي، سدا صبح شام
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ [9] اھو ئنائون انجام
پي پيالو جام وڃي رسيار ريجھل شاھ چوی
وڃي رسيار ريجھل شاھ چوي، اصل کنئون عوشاق
وَلَمْ يَكُنْ لَّه كُفُوًا اَحَدٌ [10] ھيا يائن يا۾
پوءِ تنين جي اوطاق، ۾ اھي آيا ۾ يترا.“[11]
”رلجي ويو ريجھل شاھ چوی، منھن ۾ لعل تن
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [12] نه ٺئي جي ٺولي ٺٺن
پتنگن وانگي پچن، عشق جي آ ٺاھ ۾.
عشق جو آ ٺاھ ۾، جن ۾ اھي ۾ ئي ۾ ٺاھ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ـ مَالِكِ يَوْم الدِّيْن [13] جن ٺٺي ور تاراھ
پوءِ ريجھل شاھ، وڃي حقيقت سان ھ ۾ ٺيا.
وڃي حقيقت سان ھ ۾ ٺيا، مير اھي ملھن
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن [14] وائی وات رکن
سي ۾ يئن پڙ ٺن جر ۾ ی رسيار ريجھل شاھ چوی.
جر ۾ ي رسيار ريجھل شاھ چوي، تن ٺوڻ ۾ ی ٺولو
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ [15] او ٺرکيائون اولو
جھولو نه جھولو، پڙ ٺ ۾ يائون ان يار ٺی.
پڙ ٺ ۾ يائون ان يار ٺی، سٺئي ٺو ٺ ۾ ن
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [16] آسر واھو ھين
سي ۾ يئن رھن، جن ساری سٺ سورجی
جن کي ساري سٺ سورجي، سي ڻ ۾ ري ٺيا نروار
غَيْرِ الْمَغْضُوْب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ [17] او ٺھن ٺيا بيزار
تو ٺئون رکيائون تار، روح ۾ ريجھل شاھ چوي.“[18]

سید کے کلام پاک میں اللہ پاک کی ثناء کثیر مقدار میں ملتی ہے۔ اپنے کلام میں سورہ فاتحہ کو تو مکمل شامل کیا ہے۔ اپنے کلام میں سید بیان کرتے ہیں جو اس ذات پاک سے رَل جانا مطلب کہ مل جاتا ہے۔ اُن کو کوئی اور بات سمجھ میں نہیں آتی وہ ہوش میں نہیں رہتے وہ اس عشق کی آگ میں جلتے جاتے ہیں اور یہ جلنا اور تڑپنا بہت سکون میسر کرتا ہے کیونکہ کُل حقیقت یہی ذات پاک ہے۔ یہ حقیقی رنگ اُن کو اتنا لُبھاتا ہے کہ ہر پل اسی رنگ کی اوڑھنی میں رہنا شروع کر دیتے ہیں۔ سید نے جن زبانوں میں شاعری کی ہے ان میں جو کلام سندھی میں ہے اُس کلام قرآنی آیات کا زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ ہر اِک شعر میں آیت قرآنی ایسے سجا کے لائی گئی ہے جس سے تو اثر ٹوٹا نہیں ہے۔ بلکہ معنی و مفہوم کو سمجھ کر اپنے اپنے کلام میں آیت قرانی کو شاعری میں لا کر شعر کو وزن دار بنایا گیا ہے۔ قرآنی آیات ایسے استعمال کی گئی ہیں کہ جو عربی جانتا ہو اور سندھی نہ آتی ہو تو آیت پڑھ کے عربی شعر کو سمجھ لے اور جو سندھی سمجھتا ہو عربی نہ آتی ہو تو سندھی پڑھ کے عربی بھی سمجھ جائے ہر شعر معنی سے بھرپور اور عشق خدا کی روشنی سے منور ہے سید کے کلام کی مہک بتاتی ہے کہ دل میں دین کا پھول کس طرح پلا ہے جتنی سید کی شاعری پر توجہ دینی ہیں اتنی ہی اس پھول کی خوشبو من میں پھیلتی جاتی ہے۔ زندگی ہو یا موت، غم ہو یا خوشی، جوانی ہو یا بزرگی، اللہ پاک کے کلام میں زندگی کے تمام ترکیفیات کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح سید نے بھی اپنی شاعری میں ایسی تمام تر آیاتِ قرآنی لائی ہیں۔ ذکر، صبر، موت، نور، جنت، دوزخ اور اللہ پاک کے قدرت کے متعلق کی آیات سید کی شاعری میں مل رہی ہیں۔ یہ طریقہ استعمال آیات اندر کے انسان کو جگاتا ہے کہ اٹھو کچھ کرو! ہر شعر میں جلوّت ربّ فاش ہے اس لحاظ سے ہر شعر انتہائی کارگر ثابت ہوا ہے انسان گداگر بن کر اپنے افکار کو علم کے اتنے عمیق تک لے جاتا ہے کہ گو ہر یگانہ بن جاتا ہے۔ وہ کلام جس میں آیاتِ قرآنی استعمال کی گئی ہیں، اُس میں سے کچھ یہاں پر پیش خدمت ہے۔

"°ا ھی آیا°یترا، ··ی سکیو ساس
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ [19] ماریائون ماس
··ی حرص حواس، و·ی رسیار یجھل شاہ چوی." [20]

"و·ی رسیار یجھل شاہ چوی، و·ی ما°یائون ما°
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ [21] اھوتن سھا°
وا·ی س·وا°·نائون ·وھ مان." [22]

"·نائون ·وھ مان، ·:·اء·ا°ا
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ [23] °یائون اوجا°ا
·یایا°سا°ا، انھی ءرمز °ر یجھل شاہ چوی." [24]

"و·ی رسیار یجھل شاہ چوی و·ی ما°یائون ما°
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ [25] ·یا سنجھی ئی سجا°
وا·ی °ل وا°، گم °یائون گھ·يء°." [26]

"آھی اظھار عام °جنھن ي·رو°یو یا°
قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ [27] ·ا°ي پا°ي·ا°

اھوئَ توسا°، عین میم الف سان.“[28]

”آھی انھیءَ اسم جی، سہ۰ سان ۰ملائی

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ[29] اھا ہ سمجھ چ°ائيَ

جي ۰ا نئی برائی، تہ لو۰یندئی لوء مئون.“[30]

”°ئین پسندین یر کیا، جی ۰انئو تویا°

اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ[31] اھوئي اھ۰ا°

°وئَ نہ ھلندئی سا°، ۰میندین ا۰ی لو°°.“[32]

شاعری میں اُس ہستی پاک کا کلام ایسی فضا طاری کرتا ہے کہ غواص بن کے اصل رعنائی مل جاتی ہے۔ یہ روائے ہے کہ نوجوان نسل شیطانی خصوصیات کے اتنی پیچھے چلے چلنے شروع ہو گئے ہیں کہ روحانیت پاش پاش ہو گئی ہے اگر حقیقت حال کو دیکھا جائے تو بہت پریشانی والی بات ہے اللہ نہ کرے مذکورہ حالت میں مستقبل میں مسلمان اقوام بہت پریشانی کا سامنا کر سکتی ہیں۔ بہتر ہے کہ اس پاک ذات کے جلال و جمال کی تجلی کو محسوس کیا جائے ایسی اشعار اپنی نسل کو پڑھائے جائیں جن میں مسلمانوں کے لیے رہنمائی موجود ہو ایسے حالات کی نزاکت کو ایک جداگانہ اہمیت حاصل ہے۔ اِن حالات کا سفر کرتے کرتے انمول موتی بن جاتا ہے یہی اس حیات کی منزل ہے جسے پانا بہت ضروری ہے۔

دنیا کی رنگ برنگی حیات کو چھوڑ کر ابدی حیات کی محبت کی آس بڑھاتی ہے اور جب اس سرور میں ڈوبتے ڈوبتے عشق الفی اوڑھیں گے پر ہی الفی سید ریجھ علی کی شاعری والا فقیر بھی اوڑھتا ہے۔

”۰سی انھیءَ ۰یھ کی، جت آھی جملی جھان

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[33] انھیءَ جوانی ا°ان

آھی °وجوان جو رسی ریجھل شاہ چوی.“[34]

”جن ۰اتو انھیءَ ۰ا° کی، سورہ ۰یاسہ۰ئی

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[35] سہ۰تنین پیئی.

یوءِ تنین ۰ی ئی، ۰یو راز ریجھل شاہ چوی.“[36]

اس شعر میں اللہ پاک کے راز کو جاننے کا تذکرہ ہے۔ وہ واحد ذات جو قادر ہے جب لوگ اس ذاتِ پاک کے راز و رمز میں غوطہ لگانا شروع کرتے ہیں تو یہ ایسا سمندر ہے جس میں بندے کو ڈوبنا اتنا پسند آتا ہے کہ سمندر کی گہرائی میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔ آخر کار یہ بندۂ ناچیز اس شہنشاہ کی سلطنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیتا ہے۔ پوری زندگی فیض حاصل کرتا رہتا ہے اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لانے میں مصروف رہتا ہے۔

خلاصۂ بحث

سید ریجھ علی شاہ سندھ کے اعلیٰ درجے کے شعرا میں سے ہیں۔ آپ کی شاعری میں عشق حقیقی کا دریا بھرا پڑا ہے۔ شاعری میں قرآنی آیات کا بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ آیات ایسی لائی گئی ہیں جیسے سید عربی زبان پر دسترس رکھتے ہوئے۔

اردو، سندھی، سرائکی اور بلوچی میں کلام مل رہا ہے۔ یہ جس طرح کی آیتوں کا استعمال لایا گیا ہے وہ کوئی عربی دان یا عالم دین ہی کر سکتا ہے۔ اللہ پاک کی وحدانیت وبڑائی، رسول اللہ کی نعت، اہل بیت کی منقبت اور واقعہ کربلا سے سید ریجھ علی شاہ کا کلام بھرا ہوا ہے۔ سید کے کلام میں ایسی شیریں ہے کہ دل میں اتر جاتی ہے۔ شاہ لطیف رح کی طرح سید ریجھ علی شاہ نے بھی سورہ الحمد و سورہ توحید کو پورا کہ پورا شاعری میں استعمال کیا ہے۔ اُس کے علاوہ ایسی آیات کا استعمال کیا گیا ہے۔ جن میں گناہ سے بچاؤ اور ہدایت کا تذکرہ ہے۔ اِن باتوں سے ظاہر ہے کہ سید کے کلام پڑھنے سے انسان دین خدا کی طرف راغب ہوتا ہے۔ شان وشوکت چھوڑ کے سادگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ سید کا کلام تبلیغ دین کا کام انجام دیتا ہے۔

حوالہ جات

1 ر. فد منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع، سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص15
2 ایضاً، ص2
3 ا°یاري لال، شمارو ·یون2006ص9
4 ا°یاري لال، شمارو پنجون، 2008ع، ص24
5 ایضاً، ص5.
6 پروفیسر منظور حسین کوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع، سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص23
7 ایضاً،
8 القرآن112 / 1تا2
9 ایضاً/ 3
10 ایضاً/ 4
11 پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص160
12 القرآن1 / 1
13 ایضاً1 /2تا3
14 ایضاً، 1 / 4
15 ایضاً، / 5
16 ایضاً / 6
17 ایضاً، / 7
18 پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص139

[19] القرآن 3/185
[20] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 161
[21] القرآن 2/153
[22] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 161
[23] القرآن 2/152
[24] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 161
[25] القرآن 2/152
[26] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 147
[27] القرآن 2/30
[28] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 142
[29] القرآن 2/257
[30] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 143
[31] القرآن 2/275
[32] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 166
[33] القرآن 2/20
[34] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 147
[35] القرآن 2/259
[36] پروفیسر منظور حسین کھوڑو، کلام ریجھ علی شاہ، 2011ع سندھیکا اکیڈمی، کراچی، ص 148